

انسانی حقوق کا عالمی منشور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۴۸ء کو "انسانی حقوق کا عالمی منشور" منظور کر کے اس کا اعلان عام کیا۔ اگلے صفحات پر اس منشور کا مکمل متن درج ہے اس تاریخی کارنامے کے بعد اسی نے اپنے تمام نمبر ممالک پر زور دیا کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں اس کا اعلان عام کریں اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں۔ مثلاً یہ کہ اسے نمایاں مقامات پر آویزاں کیا جائے۔ اور خاص طور پر اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں اسے پڑھ کر سنایا جائے اور اسکی تفضیلات واضح کی جائیں، اور اس ضمن میں کسی ملک یا اعلان کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ بردا جائے۔

آخری مسودہ متن

محکمہ اطلاعاتِ عامہ اقوام متحده نیویارک

چونکہ اقوام متحده کی ممبر قوموں نے اپنے چار طریقے بنیادی
 انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی حرمت اور فدرال اور
 مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کے بارے میں لپٹنے
 عیندے کی دوبارہ تصدیق کردی ہے اور وسیع تر آزادی
 کی فضائیں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیار زندگی کو
 بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے،
 چونکہ ممبر ملکوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اقوام متحده کے
 اشتراکِ عمل سے ساری دنیا میں اصول اور عمل انسانی حقوق
 اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور
 کرائیں گے،

چونکہ اس عہد کی تکمیل کے لئے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق
 اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں، لہذا

جزل اصلی

اعلان کرنی تھے کہ

انسانی حقوق کا یہ عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصول
 مقصد کا مشترک معیار ہو گا تاکہ ہر فرد اور معاشرے کا ہردارہ
 اس منشور کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ
 ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قوی

انسانی حقوق کا عالمی مشورہ

متمہیہ در

چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے ساوی اور ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے،

چونکہ انسانی حقوق سے لا پرواٹی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آزادی یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں،

چونکہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملدراری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے۔ اگر یہیں چاہتے گر انسان عاجز اکر جبرا اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں،

چونکہ بہت ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے،

یا ذیل سلوک یا سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶۔ ہر شخص کا حق ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تعلیم کرے۔

دفعہ ۷۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے خدا رہیں۔ اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے تنگی دیجائے، اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حق دار ہیں۔

دفعہ ۸۔ ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دفعے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، پا اختیار قومی عدالتوں سے موثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے۔

دفعہ ۹۔ کسی شخص کو شخص حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر میں با جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰۔ ہر ایک شخص کو یہ اس طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائدگرده جرم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت آزادا اور غیر جانب دار عدالت کے کھلنے اجل اس میں منصفانہ طریقے پر ہو۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے، بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے۔ تاو قتیکا پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے

انسانی حقوق کا عالمی مشورہ

تمہیں دید

چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے ساوی اور ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے،
چونکہ انسانی حقوق سے لاپرواٹی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں اور عام انسانوں کی بلند ترین آزادی رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تم انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہوا اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں،
چونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے۔ اگر یہ نہیں چاہتے کہ انسان عاجز اکر جبرا اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہوں،
چونکہ یہ ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستمانہ تعلقات کو بڑھایا جائے،

یا ذیل سلوک یا سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶۔ ہر شخص کا حق ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔

دفعہ ۷۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے خدا رہیں۔ اس اعلان کے خلاف جو تفریق کی جائے یا جس تفریق کے لئے تغییب دی جائے، اس سے سب برابر کے بجاوے کے حق دار ہیں۔

دفعہ ۸۔ ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون میں دفعے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، با اختیار قومی عدالت کو سے موثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے۔

دفعہ ۹۔ کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰۔ ہر ایک شخص کو کیساں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے بارے میں مقدمہ کی سماعت آزادا اور غیر جانب دار عدالت کے کھلے اجلاس میں منصفانہ طریقے پر ہو۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) ایسے ہر شخص کو جس پر کوئی فوجداری کا الزام عائد کیا جائے، بے گناہ شمار کئے جانے کا حق ہے۔ تا وقیت کل پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے

اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے ممبر ملکوں میں اولان قوموں میں جو ممبر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوالنے کے لئے بندرتیج کوشش کر سکے۔

دفعہ ۱- تمام انسان آزادا و حقوق و عزت کے اعتبار سے

برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل و دلیعت ہوئے ہے اسلئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا پڑتا ہے۔

دفعہ ۲- (۱) ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق

ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں، اور اس حق پر نسل انگ جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفرقی کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرے، دولت یا خاندانی جیشیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

اس کے علاوہ جس علاقے یا ملک سے شخص تعلق رکھتا ہے اس کی سیاسی کیفیت و اثرہ اختیار یا بین الاقوامی جیشیت کی بنابر اس سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو یا تولیتی ہو یا غیر مختار ہو یا سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بندش کا پابند ہو۔

دفعہ ۳- ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

دفعہ ۴- کوئی شخص غلام یا لوٹی بنا کر نہ رکھا جاسکے گا۔ غلامی اور بُردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو، منزع قرار دی جائیگی۔

دفعہ ۵- کسی شخص کو جمانی اذیت یا ظالمانہ انسایت سوز،

اور اصول کے خلاف ہیں۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔

(۲) کوئی شخص حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اس کو قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۶۔ (۱) بالغ مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ایسی پابندی کے جو شل قومیت یا مذہب کی بنا پر لگانی جائے شادی بیاہ کرنے اور گھر سیانے کا حق ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی اور زکاح کو فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

(۲) نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہو گا۔

(۳) خاندان، معاشرے کی فطری اور بینایی اکانی ہے۔ اور وہ معاشرے اور ریاست دولوں کی طرف سے حفاظت کا حق دار ہے۔

دفعہ ۱۷۔ (۱) ہر انسان کو تہبیا یا دوسروں سے مل کر جانداد رکھنے کا حق ہے۔

(۲) کسی شخص کو زبردستی اس کی جاندار سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸۔ ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر اور آزادی

پنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع نہ دیا جا چکا ہو۔

(۱) کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فرولہ کا شکست کی بنابر جو اپنکا بکار کے وقت قومی یا مین الاقوامی قانون کے اندر تعریزی جرم شمار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تعریزی جرم میں ماخوذ نہیں کیا جائیگا۔
 (۲) کسی شخص کی سنجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائیگی اور نہ ہی اس کی عنعت اور نیک نامی پر محلے کئے جائیں گے۔ ہر شخص کا حق ہے کہ قانون سے محلے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔

(۱) ہر شخص کا حق ہے کہ اسے ہر ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔
 (۲) ہر شخص کو اس بات کا حق ہے کہ وہ ملک سے چلا جائے چاہے یہ ملک اس کا لپنا ہو۔ اور اسی طرح اسے ملک میں اپسی آجائے کا بھی حق ہے۔

(۳) ہر شخص کو ایزارسانی سے دوسرا ملکوں میں پناہ ڈھونڈنے، اور پناہ مل جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔

(۴) یہ حق ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لئے استعمال میں نہیں لا یا جا سکتا جو خالصاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحده کے مقاصد

یہ مرضی و مقامِ وقت ایسے حقیقی انقلابات کے ذریعے ظاہر کی جائیں گی
جو عام اور مساوی رائے دہندگی سے ہوں گے اور جو حقیقت و وظیفہ
یا اس کے مساوی کسی دوسرے آزادانہ طریقے رائے دہندگی کے
مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ ۲۳۔ معاشرے کے رکن کی حیثیت سے شخص کو معاشری
تحقیق کا حق حاصل ہے اور یہ حق بھی کہ وہ ملک کے نظام اور
وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے
ایسے اقتصادی، معاشری اور ثقافتی حقوق کو حاصل کرے، جو
اس کی عنت اور شخصیت کے آزادانہ نشوونما کے لئے لازم ہیں۔
دفعہ ۲۴ (۱) شخص کو کام کا ج، روزگار کے آزادانہ تجارت
کام کا ج کی مناسب و معقول شرائط اور بے روزگاری کے خلاف
تحقیق کا حق ہے۔

(۲) شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لئے مساوی
معاویت کا حق ہے۔

(۳) شخص جو کام کرتا ہے وہ ایسے مناسب و معقول
مشابہ کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل فیض عیال
کے لئے باعذت زندگی کا ضامن ہو۔ اور جس میں اگر ضروری ہو تو
معاشری تحقیق کے دوسرے ذریعوں سے اضافہ کیا جاسکے۔

(۴) شخص کو اپنے مفاد کے بچاؤ کے لئے تجارتی انجمنیں

مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور پبلک میں یا بھی طور پر، تہذیا یا دوسروں کے ساتھ مل جل کر عقیدے کی تبلیغ، عل، عبادت اور مذہبی رسیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ ۱۹۔ ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے اور انہمار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور جس ذریعے سے چاہے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے علم اور خیالات کی تلاش کرے۔ انہیں حاصل کرے اور ان کی تبلیغ کرے۔

دفعہ ۲۰۔ (۱) ہر شخص کو پُرانی طریقے پر ملنے جلتے، اور انہمیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔
(۲) کسی شخص کو کسی انہم میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ۲۱۔ (۱) ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں برادرت یا آزادان طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔

(۲) ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا بابر کا حق ہے۔

(۳) عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بنیاد ہوگی۔

(۲) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشوونما ہو گا۔
 اور وہ انسانی حقوق اور بینیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ
 کرنے کا ذریعہ ہو گی۔ وہ تمام قوموں اور انسانی یا مذہبی گروہوں
 کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو
 ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحده
 کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

(۳) والدین کو اس بات کے انتخاب کا اولین حق
 ہے کہ ان کے پچھوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائیں گی۔
 (۴) ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزاداً
 حصہ لینے، ادبیات سے مستفید ہونے اور سائنس کی
 ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔
 (۵) ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے اُن اخلاقی
 اور مادی مفاد کا بچاؤ کیا جائے جو اسے ایسی سائنسی، علمی
 یا ادبی تصنیف سے ہبھ کا وہ مصنف ہے، حاصل ہوتے
 ہیں۔

دفعہ ۲- ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی
 تظمیں شامل ہونے کا حق دار ہے جس میں وہ تمام
 آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں

قائم کرنے اور اس میں شرکیں ہونے کا حق حاصل ہے۔
دفعہ ۲۴۔ شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے جس میں
 کام کے گھنٹوں کی حدیثت دی اور تجوہ کے علاوہ منفرد و قبولي
 کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔

دفعہ ۲۵۔ (۱) شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی
 صحت اور فلاج و بہبود کے لئے مناسب میار زندگی کا حق
 ہے جس میں خوارک، پوشک، مکان اور علاج کی سہولیتیں اور
 دوسری ضروری معاشرتی مراعات شامل ہیں اور یہ روزگاری
 بیماری، مغذو رسی، بیوگی، بڑھانیا یا ان حالات میں روزگار سے
 محرومی جو اس کے قیضہ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف
 تحقیط کا حق حاصل ہے۔

(۲) نزچہ اور بچہ خاص توجہ اور امداد کے حق دار ہیں۔
 تمام نیچے خواہ وہ شادی سے پہلے پیدا ہونے ہوں یا شادی کے
 بعد معاشرتی تحقیط سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

دفعہ ۲۶۔ (۱) شخص کو تعلیم کا حق ہے تعلیم مفت ہوگی۔
 کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں۔ ابتدائی تعلیم جبری
 ہوگی، فتنی اور پیشہ و رانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا
 جائے گا۔ اور لیاقت کی بنابر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لئے
 مساوی طور پر ممکن ہوگا۔

پیش کر دئے گئے ہیں۔

دفعہ ۲۹۔ (۱) ہر شخص پر معاشرے کے حق ہیں۔
کیونکہ معاشرے میں رہ کرہی اس کی شخصیت کی آزادانہ
اور پوری نشوونما ممکن ہے۔

(۲) اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے
میں ہر شخص صرف ایسی حدود کا پابند ہو گا جو دوسروں
کی آزادیوں اور حقوق کو تیلیم کرانے اور ان کا احترام
کرانے کی غرض سے یا جہوری نظام میں اخلاق، من عالم
اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے
کے لئے قانون کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔

(۳) یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی قوامِ متحد
کے مقاصد اور اصول کے خلاف عمل میں نہیں لائی جاسکتیں۔

دفعہ ۳۰۔ اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات
مراد نہیں لی جاسکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص
کو کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو
ابنجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشاء اُن حقوق اور آزادیوں
کی تخریب ہو۔ جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔